رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد نمبر ۳۵ | منگل ۷ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ، ۶ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر غلبۂ حق کے منصوبوں میں برکت پر برکت ڈالے اور ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

ربوہ ۴ اخاء/اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے البتہ کمزوری اب بھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

• امریکہ میں ہمارے مبلغ مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب کا حال ہی میں دل کا اپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ان کی طبیعت کمزور ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مسعود صاحب کو جلد مکمل صحت و تندرستی بخشے اور متواتر خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔" (وکالت تبشیر)

• مکرم محترم شریف احمد صاحب باجوہ کے متعلق امریکہ سے اطلاع آئی ہے کہ وہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا فرماویں۔ وہ آج کل میں واپس آنے والے تھے۔ دعا کریں کہ خیریت سے واپس آئیں۔

(چوہدری ظہور احمد باجوہ)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے۔ دیگر ایام میں ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

ہر قسم کی ملاقات کے لئے پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے جس کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی وساطت سے تحریری طور پر درخواست بھجوانی چاہیئے۔ براہِ کرم پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں

(حمید احمد کلیم۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

بحر حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حرص سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی حرص کی وجہ سے تباہ ہوئیں

لذاتِ دنیا ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے اور نہ بجھنے والی پیاس لگا کر ہلاک کر دیتی ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ط (النساء آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ اور جس (چیز کے ذریعہ) سے اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض (دوسروں) پر فضیلت دی ہے اُس کی خواہش نہ کرو۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ (الحجر آیت ۸۹)

ترجمہ:۔ اور جو ہم نے ان میں سے کئی گروہوں کو (عارضی نفع کا) سامان دیا ہے اُس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھ۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اِسی حرص سے تباہ ہوئیں اِسی نے اُن سے کہا تو انہوں نے رشتہ کے حق کو کاٹا، اِسی نے کہا تو انہوں نے بخل کیا۔ اِسی نے انہیں فسق و فجور کے لیے کہا تو انہوں نے فسق و فجور کیا۔ (ابو داؤد)

دو بھیڑیے جو بکریوں کے جھنڈ میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان کو اتنا برباد نہیں کرتے جتنی مال اور جاہ کی حرص انسان کے دین و ایمان کو برباد کر دیتی ہے۔ (ترمذی)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"یہ مت خیال کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لیے کوئی راحت یا اطمینان و سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت میں ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لیے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی بھی وصیت تھی کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ لذاتِ دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی یہاں تک کہ وہ (حرص میں مبتلا) ہونے والے) ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اُس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لیے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جائے۔ مال اور اولاد اسی لیے تو فتنہ کہلاتی ہے کہ ان سے بھی انسان کے لیے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل: الرحمت غربی ربوہ • قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۶ر اخاء ۱۳۶۰ ہش

امتحان کا درجہ رکھنے والی عظیم الشان عبادت

پرسوں ۱۴۰۱ ہجری کے ماہ ذوالحجہ کی ۹ تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو ہر سال روئے زمین کے مختلف علاقوں کے رہنے والے وہ صاحب استطاعت مسلمان جن کے لئے شریعت کی مقرر کردہ شرائط کے بموجب بلا روک ٹوک مکہ معظمہ پہنچنا ممکن ہو اس مقدس سرزمین میں جمع ہو کر حج کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ حج کی عبادت عشق الٰہی کی آئینہ دار ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ یہ عبادت عشق الٰہی کی آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کڑے امتحان کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ اس لئے حج پر جانا تو آسان ہے۔ لیکن عشق کے اس کڑے امتحان میں کامیاب ہو کر وہاں سے کامیاب واپس آنا اتنا آسان نہیں جتنا عام طور پر لوگوں نے اسے آسان سمجھا ہوا ہے۔

جہاں تک فریضۂ حج کے عشق الٰہی کی آئینہ دار عبادت ہونے کا تعلق ہے یہ اس بات سے ہی ظاہر ہے کہ اس کے مناسک میں عشق کے جملہ لوازم موجود ہیں وہ لوازم کیا ہیں؟ سیدنا حضرت اقدس ان لوازم کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا ..... یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا، وہ بھی ہے، جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق (یعنی تعشق باللہ کے حقوق) کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۹، صفحہ ۳۰۰)

چونکہ عشق کے جملہ ظاہری لوازم تصویری زبان میں حج اور اس کے ارکان میں موجود ہیں اس لئے حج کی رفیع الشان عبادت از اوّل تا آخر عشق الٰہی کی آئینہ دار ہے۔ بایں ہمہ خاص نوعیت کی یہ عبادت خود عشق الٰہی کے ایک کڑے امتحان کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حج کا قصد کرنے والوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ عشق کے بعض ظاہری لوازم سے ہی نہیں بلکہ باطنی لوازم سے بھی پورے طور پر متصف ہوں چنانچہ ان باطنی لوازم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

(البقرہ آیت ۱۹۸)

ترجمہ:۔ حج (کے مہینے سب کے) جانے پہچانے مہینے ہیں۔ پس جو شخص ان میں حج (کا ارادہ) پختہ کر لے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ حج (کے ایام) میں نہ تو کوئی شہوانی بات نہ کوئی نافرمانی اور نہ کسی قسم کا جھگڑا کرنا جائز ہے، اور یقیناً جو نیکی بھی تم بجا لاؤ اللہ اسے جانتا ہے اور جب تم حج کے لئے نکلو تو زاد راہ لیکر نکلو اور یاد رکھو سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے۔ پس اے عقلمندو میرا تقویٰ اختیار کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عشق الٰہی کا سب سے اہم باطنی لازمہ تقویٰ کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تم حج کے لئے نکلو تو تقویٰ کو اپنا زاد راہ بناؤ اور یاد رکھو کہ یہی بہترین زاد راہ ہے۔ اس لحاظ سے حج پر روانہ ہونے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویٰ سے مزین ہوں جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ باریک در باریک رگ گناہ سے بچنے والے اور نیکی کی باریک راہوں پر چلنے والے ہوں اور کم از کم یہ کہ جس روز سے وہ حج کا قصد کریں ان کے اندر ایک پاک تبدیلی آ جانی چاہیئے اور ان کی حالت یہ ہونی چاہیئے کہ ہر صبح ان کے لئے گواہی دے کہ انہوں نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر شام ان کے لئے گواہی دے کہ انہوں نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ اگر یہ نہیں تو حج کے دوران عشق الٰہی کے ظاہری لوازم کی پاسداری انہیں عند اللہ سرخرو نہیں کر سکتی۔

پھر حلال اور طیب کمائی میں سے زاد راہ کے طور پر جو کچھ ساتھ لیا جائے گا وہی فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى کے ذیل میں آئے گا۔ ناجائز منافع خوری، چور بازاری، سمگلنگ، رشوت ستانی، چوری، ڈاکہ زنی، اور حرام کاری سے حاصل کیا ہوا مال خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى کے ذیل میں کیسے شمار ہو سکتا ہے۔ حرجاً خلاف شرع نابکار افعال کرنے والے نام نہاد فن کار، داداکار، ناٹک اور فلمسازی کا دھندا کرنیوالے زردار اور اسی طرح راشی اہلکار بے ایمان قسم کے تاجر اور صنعت کار، چھوٹے طبقوں پر مظالم توڑنے والے زمیندار، جاگیردار اگر اپنے ناجائز ذرائع سے جمع کئے ہوئے اموال میں سے کچھ مال لے کر حج کے لئے نکل کھڑے ہوں تو عشق الٰہی کے نام سے ناآشنا ان زائرین پر وہی مثل صادق آئے گی کہ نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ پھر اگر وہ مصنوعی لیلیٰ کے بل پر دندناتے ہوئے وہاں جا کر اور وقتی طور پر عشق الٰہی کے ظاہری لوازم اختیار کر کے حج کر بھی آئیں تو کیا اس سے جامۂ احرام کے دھبے خود بخود دھل جائیں گے اور ناجائز ذرائع سے حاصل کئے ہوئے اموال دفعتہً حلال اور طیب بن جائیں گے۔

مزید برآں عشق الٰہی کی آئینہ دار عبادت یعنی حج کا فریضہ ادا کرنے والوں کی زندگیوں میں اس کی وجہ سے جو انقلاب آنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ وہ عشق الٰہی میں سرشار ہونے کے باعث پہلے سے زیادہ اپنے محبوب حقیقی کی یاد میں محو رہنے لگیں اور آخرت کی بھلائی انہیں دنیا کی بھلائی سے زیادہ عزیز نظر آنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حقیقی حج کے اس انقلاب انگیز اثر کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝

(البقرہ آیت ۲۰۱)

ترجمہ:۔ اور جب تم ارکان حج پورے کر چکو تو اپنے باپ دادوں کے ذکر کی طرح اللہ کا ذکر کرو بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر اللہ کا ذکر کرو۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو (حج کے ارکان پورے کر چکنے کے بعد بھی یہی) کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمارا نصیب اسی دنیا میں دے دے۔ ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ عشق الٰہی کی آئینہ دار عبادت یعنی حج کا ادا کرنا ایک بہت بڑی سعادت تو ہے لیکن اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس اہم فریضہ کے ادا کرنے میں عشق الٰہی کے ظاہری ہی نہیں بلکہ باطنی لوازم کی کما حقہ پاسداری کی جائے اس کے بغیر حج کے امتحان میں کامیاب ہونا اور وہاں سے سرخرو واپس آنا ممکن نہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔

"حج کے واسطے جانا خلوص اور محبت سے آسان ہے مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہاں کے فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنی بدکاریوں کی وجہ سے اور الزام دوسروں پر دھرتے ہیں۔"

(الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۳ء)

ریاکاری

سربلندی میں بھی نگونساری
آزمائش ہے یہ بڑی بھاری
جود میں خواہش نمود نہ ہو
حبطِ اعمال ہے ریاکاری

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریضۂ حج کی فلاسفی

اخوت و مساواتِ اسلامی کا ایمان افروز نظارہ

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ)

ہجرت کے پانچویں سال فریضۂ حج ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا جس کے پاس اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے واجبی اخراجاتِ آمد و رفت ہوں اور وہ اپنے اہل و عیال کے لئے مناسب اخراجات دے کر جائے۔ اس کی جسمانی صحت اس سفر کے لئے اچھی ہو اور اس کی زندگی سفرِ حج میں ہر قسم کے خوف سے محفوظ بھی ہو۔

اسلام کی بنیاد جن پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے وہ عظیم افادیت کے حامل ہیں۔ ان ارکان کی اساسی غرض اطاعت ربانی، حبّ اللہ، انفاق فی سبیل اللہ، قیادتِ رسولؐ، اخلاقِ فاضلہ، تزکیۂ نفس، مالی قربانی، مساوات، امیر و غریب اور آجر و اجیر کی ضروریات میں توازن، پس ماندہ طبقہ کے جذبات کا خیال رکھنا اور نفسِ مطمئنہ کا حصول ہے

فریضۂ حج میں اسلامی اخوت عالمیہ کا قیام ہے اور وحدت ملّی و فکری کا ہر سال احیاء ہے اور اس کو عملی جامہ پہنانا ہے تا دنیا کا ہر مسلمان مرکزِ اسلام سے رابطہ وثیقہ پیدا کرے۔ حج اخوتِ اسلامیہ کا وہ مقدس، مبارک اور عالمی اجتماعِ عظیم ہے جس میں فرزندانِ اسلام مشرق و مغرب، جنوب و شمال سے برّی، بحری اور فضائی مواصلات کے ذریعہ مکہ معظمہ پہنچتے ہیں اور فریضۂ حج کے آداب اور مناسک ادا کر کے ارشادِ ربانی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ کی تعمیل کرتے ہیں۔

— ۲ —

فریضۂ حج میں مسلمانانِ عالم کو یہ سبق دینا مقصود ہے کہ مذہبِ اسلام میں رنگ و نسل، زبان، وطن اور قومیت کا نظریہ انسانی اختراع ہے جو فتنہ و فساد اور باہمی افتراق و انشقاق کا بیج بوتی ہے۔ مسلمانوں کا اصلی وطن مکہ معظمہ ہے جہاں قبلہ ہے اور مسلمان اس لحاظ سے عالمگیر برادری کا درجہ رکھتے ہیں۔ حج جیسے عظیم اجتماع کا مقصد بہت بلند و بالا ہے جبکہ مسلمان ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوتے ہیں اور حج کے مناسک بجالاتے ہیں اور نسلی و قومی امتیازات کو ختم کر کے عالمی اخوتِ اسلامیہ کا ہر سال احیاء و تجدید کرتے ہیں۔ آج عالم اسلامی کو سب سے بڑا خطرہ استعماری اور مغربی حکومتوں سے ہے جو اسلامی ممالک کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہتے ہیں اس خطرہ کا علاج آج سے چودہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے مسلمانانِ عالم کی بہبود کے لیے فریضۂ حج کی صورت میں کر دیا تھا مگر افسوس صد افسوس کہ فریضۂ حج کے مقصد اور بنیادی غرض کو بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ کی مرکزیت کا عظیم ثمرہ اور نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کی ایک آواز ہو اور اس آواز پر سب مسلمان لبیک کہیں اور دشمن اسلام ان کو دیکھ کر لرزے اور کانپے کیونکہ فریضہ حج فرزندانِ توحید کی اجتماعی، ملّی اور قومی مصائب و مشکلات کا حل پیش کرتا ہے۔ حج جہاں ایک عبادت ہے وہاں ایک بہترین نوعیت کا مشاورتی نظام بھی ہے اس لحاظ سے حج اتحاد بین المسلمین کا ذریعہ ہے۔

— ۳ —

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے فریضۂ حج کے جملہ مناسک میں عشق، محبت اور فدائیت کی روح اور جذبہ دیکھنے میں آتا ہے۔ حج میں طواف کرنا۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینا۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا، قیام منیٰ، وقوف عرفات، قیام مزدلفہ، کنکریاں مارنا (رمی جمار) قربانی، طواف زیارت، طواف وداع یہ سب عشقِ الٰہی کے مظاہر ہیں اور ان مقامات پر ذکرِ الٰہی کیا جاتا ہے نمازوں کی ادائیگی کی جاتی ہے وہاں کے لیل و نہار کی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مناسک جہاں تزکیۂ نفس کرتے ہیں وہاں ایک مومن روحانیت اور تقویٰ کا لباس پہن لیتا ہے اور اس کو نفسِ مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ مناسک انسان کے نفسِ امارہ اور نفسِ لوّامہ کو ختم کر دیتے ہیں ایک مسلمان ہزاروں میل کا سفر اختیار کرتا ہے اس کے پیش نظر صرف رضاء الٰہی ہوتی ہے اور یہ جذبہ حصولِ برکت کا باعث ہوتا ہے حج میں کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ اب سے تم نے خدا تعالیٰ کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کرنی ہے۔

— ۴ —

ہر سال حج کا اجتماع ثابت کرتا ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے جبکہ مسلمانانِ عالم میں سے اصحابِ استطاعت و ثروت ایک ہی لباس میں ملبوس ہوتے ہیں اور سب کو احرام باندھ کر کئی دنوں تک غریبانہ زندگی بسر کرنی ہوتی ہے وہاں آرائش اور زیبائش کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے اور یہ مساوات کا بے مثال موقع ہوتا ہے۔ یہ اس امر کا اعلانِ عام ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو مساوات پسند ہے ایک امیر اور شاہ کو انتہائی سادہ لباس پہنا کر یہ سبق دیا جاتا ہے کہ فقراء اور مساکین کے حقوق کا خیال رکھو اور یہ مخلوقِ خدا تمہاری توجہ کریمانہ کی مستحق ہے وہاں غرور جاہ پسندی اور کبر کو ختم کرنا پڑتا ہے اور نوکِ زبان پر یہ الفاظ ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ۔ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔

یعنی اے خدا میں تیرے دربار میں حاضر ہوں اور تیرے جملہ احکام و اوامر کو ادا کرنے کا عزم کرتا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ ہر قسم کی تعریف نعمت اور بادشاہت کا تو مستحق ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور تیرے احکام کی اطاعت کے لیے حاضر ہوں۔

اللہ اکبر! سبحان اللہ! یہ کلمات پُرشوکت ہیں۔ ان میں قدرتی ترنم ہے جو انسان کے دل و دماغ پر اثر کئے بغیر پہنچا رہتا اور ان کلمات میں وسیع مضمون ہے۔ اس تلبیہ میں توحید کے عقیدہ کا اظہار ہے۔ تعلق باللہ کی آرزو اور خواہش ہے اور یہ تکرار جمال و جلال اور عشق و محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ میدان حج میں اس تلبیہ سے غلغلہ بلند ہوتا ہے اور اس طریقہ سے مساوات کی تعلیم دی گئی ہے اور جو مسلمانوں کی ترقی و بہبود کا بنیادی ذریعہ ہے وہاں بادشاہ اور سپاہی اور امیر و فقیر سب ایک لباس میں ملبوس ہوتے ہیں جو ان سلی دو چادروں کا نام ہے۔

— ۵ —

فریضۂ حج کے ذریعہ ایمان میں تازگی اور لطافت پیدا ہوتی ہے جبکہ حاجی ان ایام میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو دیکھتا ہے جہاں آپؐ پر وحی نازل ہوئی اور جس مقام پر آپؐ نے پیغام توحید دیا۔

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اسی راہگزر سے

جبکہ ایک مومن غارِ حراء کو دیکھتا ہے جہاں سے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ کی وحی کا آغاز ہوا۔ غارِ ثور کو دیکھتا ہے جو نصرت خداوندی اور تائید ربانی کا نشان ہے۔

زمزم کا پانی پیتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکرات و مرات پیا۔ روضۂ رسولؐ پر حاضری دیتا ہے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہتا ہے اور عاشقانہ جذبہ سے اس کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھتے ہیں اور اس کی آنکھیں عشق و محبت سے اشکبار ہو جاتی ہیں وہاں آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہوتا ہے اور وہاں انسان ایک نئی دنیا میں پہنچ جاتا ہے اور اس جگہ پر وہ بے پناہ روحانی مسرت محسوس کرتا ہے۔ شعب ابی طالب دار ارقم۔ جنت البقیع اور مسجد الحرام جیسے مقدس باشان تاریخی مقامات کی زیارت کرتا ہے اور اس کے سامنے تاریخ اسلام اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم واقعات آتے ہیں۔

— ۶ —

فریضۂ حج کا ایک مقصد قوم میں اخلاقی معیار کو بلند کرنا ہے کیونکہ حج کے بنیادی احکام میں سے ہے۔

لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ

کہ ایام حج میں کسی قسم کا جنسی میلان اور رغبت نہیں ہے اور نہ ہی بدعہدی اور مخاصمت کرنا ہے لفظ لَا رَفَثَ میں عفت و عصمت کا غیر معمولی مظاہرہ کرنا ہے اور ہر قسم کے جنسی امور پر کنٹرول ہے اور لا فسوق سے مراد عہد و پیمان کی پابندی اور وَلَا جِدَالَ سے مراد باہمی تنازعات کو ختم کرنا ہے اور ہر معاملہ میں جنگ و جدال سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

اگر اسلامی سوسائٹی میں تنازعات کا سلسلہ شروع ہو جائے تو اس سے قومی وقار کو صدمہ پہنچتا ہے اور ملک کے داخلی کوائف و احوال میں کمزوری اور رخنہ آجاتا ہے، نفرت، کدورت حقارت اور بغض و کینہ کی فضا سے معاشرہ مسموم ہو جاتا ہے اور افتراق و انشقاق کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو جاتی ہے جس کی تلافی ناممکن ہو جاتی ہے۔ فریضۂ حج کا مقصد ہی قیام اخلاق اور مکارم ہے اور باہمی اخوت و محبت کی تشکیل ہے اگر سوسائٹی میں اخلاقی انحطاط کی فضا پیدا ہو جائے تو وہاں عروج و اوج کی بجائے زوال شروع ہو جاتا ہے۔

— ۷ —

حج کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ بغیر قربانی کے فرزندانِ اسلام ترقی نہیں کر سکتے اس روح اور جذبہ کے بغیر ٹھوس اور نتائج

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے"

مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی (کوئٹہ)

۱۷ اگست کے روزنامہ "جنگ" میں جو اداریہ شائع ہوا ہے اس میں مدیر محترم نے یہ لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے بار بار ہمیں مہلت دی اور اپنے فضل و کرم کو ہم سے دور کرنے کی بجائے ہمیں کچھ ہلکی سزائیں دے کر بیدار کرنا چاہا اور یہ صرف اس لئے ہوا کہ ہم اس کے محبوب بندے اور آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں صدر نے اپنی تقریر میں یہ شعر پڑھ کر:-

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

بلاشبہ مدیر محترم نے یہ سوال نہایت ہی سمجھ داری سے اور عین بر موقعہ کیا ہے جبکہ انہوں نے اس کے آگے اسی سوال کے جواب میں خود ہی اپنی طرف سے کچھ وضاحت ان الفاظ میں کر بھی دی ہے۔

کہ — "قرآن میں اللہ تعالیٰ نے قوموں کے عروج و زوال کے جو عبرت انگیز مشاہدے پیش کئے ہیں ان سے بظاہر ہوتا ہے کہ ہر قوم کے لئے مہلت کا وقت مقرر ہے .....

.... خود اس برصغیر میں .... دونوں طرح کے ادوار آچکے ہیں اس وقت ہم پھر ایک بڑے امتحان و آزمائش سے دوچار ہیں۔ ہمیں غلام بنانے والی طاقتیں ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہیں.....

.... ہمیں اس غفلت میں مبتلا نہیں رہنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیسی ہی عہد شکنی کرتے رہیں اور رسول اکرمؐ کی لائی ہوئی شریعت کے نفاذ میں کیسی ہی کوتاہیاں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوگا اور یہ بات بنی رہے گی" الخ

یہاں سب سے اہم سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ کونسی عہد شکنیاں کرتے چلے آرہے ہیں؟ اور رسول اکرمؐ کی لائی ہوئی شریعت کے نفاذ و ابلاغ میں کون کون سی کوتاہیاں کرتے رہے ہیں جن کے مسلسل ہوتے رہنے کے باوجود ہم پر اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص فضل ہی رہا ہے کہ ہمیں آج تک مہلت ملتی چلی آئی ہے جس کے نتیجہ میں ہمیں یہ احساس ہو چلا ہے کہ ہماری بات کسی نہ کسی طور بنی چلی آرہی ہے؟

اب جبکہ یہ بات چھڑ ہی گئی ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہمیں ان عہد شکنیوں اور کوتاہیوں کا پتہ بھی لگا لینا چاہیئے تاکہ ان کے ازالہ کے لئے ہم حتی المقدور کچھ کر بھی سکیں (خدانہ کرے) کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تھوڑی بہت بنی ہوئی بات اتنی بگڑ کر رہ جائے کہ ہمیں کسی عذاب عظیم کا سامنا کرنا پڑے۔ کیونکہ ہماری عہد شکنیوں اور کوتاہیوں کا ازالہ محض لخت گوئیوں سے ہی تو نہیں ہوگا بلکہ ہمیں اپنے اعمال میں بہت ساری تبدیلیاں لانا ہونگی۔ سچے دل سے ہمیں توبہ کرنی ہوگی۔ جیسا کہ سورہ الانفال میں رب کریم نے یہ وعید دے رکھی ہے کہ۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ آیت ۳۴۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس حالت میں عذاب نہ دیا جبکہ تو ان میں تھا اور نہ اللہ تعالیٰ انکو ایسی حالت میں عذاب دے گا جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔

اسی طرح سورۃ البقرہ میں بھی آتا ہے کہ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ○

(البقرہ آیت ۱۶۵)

یعنی — اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ (میں) سے (اللہ کے) ہمسر یا شریک بناتے ہیں وہ ان سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں اگر وہ (اس گھڑی کو) جب وہ عذاب کو سامنے دیکھیں گے (کاش اب کسی طرح) دیکھ لیتے تو جان لیتے) کہ سب قوت اللہ ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

مقصد یہ کہ جب انسان اور بالخصوص مسلمان قوم کسی غیر اللہ کو یا کسی مادی طاقت کو اللہ تعالیٰ کی ہمسر سمجھنے لگ جائے اور مومن کہلانے کے باوجود اللہ سے وہ محبت نہ کرے جو واقعی واحد و یگانہ خدائے برتر سے ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس کے احکام و ارشادات سے پیٹھ پھیر لے اور نافرمانیوں پر شوخی کے ساتھ اتر آئے اور پھر شرک جیسے ظلم کی مرتکب ہوتے ہوئے نہ ڈرے تو ایسے تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ عذاب کی گھڑی دکھاتا ہے۔

سب سے بڑی بات جو اللہ تعالیٰ نے بار بار القرآن الحکیم میں ہر انداز بیان سے ہم پر واضح فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مومن کو دراصل ان صفات کا حامل ہونا چاہیئے کہ وہ متقی ہو، غیب کی باتوں پر مکمل ایمان رکھنے والا ہو، عبادت الٰہی میں اپنی عبودیت کا حق پوری طرح ادا کرنے والا ہو، اور اپنے جان و مال کو اللہ اور اس کے محبوب خاتم الانبیاء کے ارشادات پر نچھاور کرنے والا ہو — اور یہ بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی موعود باتوں پر یقین رکھتا ہو — یہ نہیں کہ بزعم خود صرف اپنے آپ کو ہی دین اسلام کا ستون سمجھنے والا ہو اور دوسروں پر اپنے علم کی بڑائی جتاتا رہے۔ کیونکہ القرآن الحکیم میں آیا ہے کہ۔

۱- اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

(سورۃ البقرہ آیت ۳)

یعنی یہ لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز کو قائم رکھتے ہیں، اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

۲- وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○

(سورۃ البقرہ آیت ۴)

یعنی جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

۳- اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

یعنی یقیناً یہ لوگ اس ہدایت پر قائم رہتے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے آچکی ہے (نہ کہ کسی غیر اللہ طاقت کے اشاروں پر ناچتے ہیں) اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

۴- سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۵ میں یہ ارشاد الٰہی ہے کہ یہ سب کے سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کا حکم سن لیا ہے اور اس کے دل و جاں سے فرمانبردار ہو چکے ہیں اور یہ لوگ دعائیں کرتے ہیں کہ۔

"غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ"

یعنی اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔

۵- يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ص وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

(سورۃ انفال آیت ۱)

یعنی لوگ تجھ سے اموال غنیمت سے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو ان سے کہدے کہ اموال غنیمت اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور آپس میں اصلاح کی کوشش کرو اور اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی پوری طرح اطاعت کرو۔

۶- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○

(سورۃ الانفال آیت ۲)

یعنی مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں اور وہ بھی مومن ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

صد افسوس کہ آج کل مسلمانوں نے توکل کا مطلب یوں غلط لے رکھا ہے کہ جس بات کو اللہ پر چھوڑ دیا جائے اس کے لئے ظاہری تدابیر کرنے کی ضرورت نہیں حالانکہ توکل علی اللہ کا یہ مقصد ہی نہیں۔ بلکہ توکل علی اللہ صحیح معنوں میں وہ ہوتا ہے کہ اپنی انسانی طاقتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مطابق ضروری تدابیر اختیار کر لی جائیں اور اس کے ساتھ ہی خدا پر بھروسہ بھی کیا جائے۔ اور یقین رکھا جائے کہ انسانی تدابیر کے باوجود نتائج کی اصل کنجی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بدوی رئیس حاضر ہوا مگر اپنی اونٹنی مسجد نبوی کے باہر کھلی چھوڑ آیا جب وہ حضورؐ سے مل کر واپس گیا تو اونٹنی کہیں غائب ہو چکی تھی۔ واپس آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی اونٹنی اللہ کے توکل پر مسجد نبوی کے باہر کھلی چھوڑ دی تھی مگر وہ بھاگ گئی۔ تو آپؐ نے فرمایا

اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ - یعنی ایک طرف اپنی اونٹنی کا گھٹنا باندھو دوسری طرف اللہ پر توکل کرو۔

۷- اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(الانفال آیت - ۳)

یعنی حقیقی مومن وہ ہوتے ہیں جو نمازوں کو اللہ و رسول کے ارشادات و احکام کے مطابق ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہوتا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

جب دینِ اسلام کے لئے قربانیوں کا وقت آئے تو اپنے مال و جان بچانے کی فکر میں طرح طرح کے عذر تراشنے لگیں۔ جیسا کہ بالعموم آجکل دیکھنے میں آیا کرتا ہے۔

۸- اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

(سورۃ السجدہ آیت - ۱۵)

یعنی - ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انکو ان کے متعلق یاد دلایا جاتا ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ مقصد یہ کہ سچے مومن کی یہ بھی نشانی ہے کہ جب اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ذکر سے بھری آیات کا ورد ہوتا ہے تو وہ شکرانے کے طور پر سجدے کرتے ہیں اور رقیق القلب ہو کر اپنے رب کی تعریفیں کرتے ہیں اس کی پاکیزگی بیان کرتے ان کی زبانیں اکثر تر رہتی ہیں اور کسی حال میں بھی تکبر اور غرور نہیں کرتے۔ مگر ہمارا حال یہ ہے کہ جہاں کہیں یا جب کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں کوئی نعمت ملتی ہے تو ہم پھولے نہیں سماتے اور وہ بھی ایسے کہ دوسروں کو حقیر جاننے لگتے ہیں۔

۹- ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ -

(سورۃ الشوریٰ آیت - ۲۴)

یعنی یہی وہ بات ہے جس کی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بشارت (خوشخبریاں) دیتا ہے۔ ایسے مومن بندوں کو جو ایمان کے مطابق صالح عمل بھی کرتے ہیں مقصد یہ کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ ان کے پختہ ایمان اور یقین کے باعث آئندہ کی خبریں بھی ہے اور اس نعمت سے نہ تو اللہ نے سچے مومن کو کبھی محروم رکھا اور نہ ہی آئندہ رکھے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن کو بصیرت والی نعمتوں سے ہمیشہ نوازا کرتا ہے۔ جیسا سورۃ یوسف میں ہے۔

۱۰- قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ - (آیت - ۱۰۸)

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو کہہ دے کہ یہی میرا طریق ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جنہوں نے سچے طور پر میری پیروی اختیار کی ہوئی ہے میں اور وہ سب بصیرت کیساتھ قائم رہتے ہیں۔

۱۱- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(الانفال - آیت ۵۳)

یعنی اللہ تعالیٰ جب کبھی کسی قوم پر کوئی نعمت نازل کرتا ہے تو اس نعمت کو بدلتا نہیں جب تک کہ وہ قوم اپنے دل کی حالت نہ بدل دے اور اللہ بے شک بہت سننے والا ہے اور بہت جاننے والا ہے۔

اسی طرح سورۃ الرعد میں بھی ہے کہ۔

۱۲- اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ (آیت - ۱۲)

یعنی اللہ کبھی بھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی اندرونی اخلاقی، ذہنی، روحانی حالت کو خود نہ بدلے اور جب اللہ کسی قوم کے متعلق عذاب کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس عذاب کو پھر کوئی ہٹانے والا نہیں ہو سکتا۔ الغرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کھلی کھلی وارننگ ہے جبکی طرف الا ماشاء اللہ بہت کم ہی توجہ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر کوئی دنیاوی یا روحانی مصیبت آن پڑتی ہے تو طرح طرح کے عذر ڈھونڈتے ہیں اور بعض اوقات تو اللہ تعالیٰ کی سے منکر ہو جاتے ہیں اور یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کرتے کہ یہ سب کیا کرایا تو خود انہی کے اعمال کا ہوتا ہے۔

۱۳- وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(الانفال - آیت ۳۴)

المختصر مومن کی صفات میں ہوتا ہے کہ وہ متقی ہوتا ہے اپنے عقائد پر دلائل کے ساتھ قائم رہتا ہے یعنی بعض ڈھکوسلوں کے سہارے دین کے فرائض ادا نہیں کرتا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت ۲۵۷، آل عمران کی آیت ۶۸ سورہ محمدؐ کی آیت ۱۱ اور سورہ انفال کی آیت ۱۹ کے مطابق سچے مومنوں کا اللہ دوست ہوتا ہے۔ اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔ وہ انہیں کسی صورت میں بھی خسارے میں رہنے والا نہیں رکھتا۔ کیونکہ مومن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر واجب کر رکھا ہے۔ اسی لئے مومن کبھی بھی شاکی نہیں ہوتا۔ وہ گلہ شکوہ جیسی باتوں کے نزدیک بھی نہیں جاتا کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کی محبت مل جانے کی وجہ سے کسی دنیاوی خوف سے واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ تو ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے کسی کو اتنی ساری نعمتوں کا وارث بنا دیا ہو تو اس ذاتِ باری کے در کے سوا اور کسی کے در میں کیوں جھانکے گا۔ مگر افسوس کہ ہم اکثر اس نعمت سے محروم رہے۔

اور جب یہ تمام مومنانہ صفات ہم میں نہ ہوں گی تو پھر خالی خولی باتوں سے اللہ تعالیٰ ہم سے کیونکر خوش ہو گا۔ اسی ضمن میں شاعر مشرق علامہ اقبال نے بھی کیا خوب کہا تھا کہ۔

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا تو غازی یہ بنا کردار کا غازی بن نہ سکا
مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

مسلم اور بخاری کے مطابق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُمتِ مسلمہ کو یہ وارننگ دی ہوئی ہے کہ جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" یعنی (اے لوگو! عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے وہ تم سے پوچھے گا کہ تم نے کیسے عمل کئے؟ دیکھو! میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا (مقصد یہ کہ اللہ کے احکام اور میری سنت سے عملی انکاری نہ ہو جانا) کہ کہیں تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔) اور اس میں شبہ بھی کیا رہ گیا ہے کہ دین میں طرح طرح کی بدعتیں (نئی نئی باتیں) ہم نے داخل کر رکھی ہیں) حتیٰ کہ جہاں کہیں سے بھی تن آسانی اور گمراہی کی کوئی بات ملی ہم نے اختیار کر لی۔

اور یہ تو واقعی ہم پر اللہ تعالیٰ اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم و فیض کے ساتھ نظرِ خاص ہی دکھائی دیتی ہے کہ ہمیں مہلتوں پر مہلتیں ملتی چلی آئی۔ مگر کب تک؟ کیونکہ ہمارے موجودہ اعمال نے تو کوئی کسر نہ اٹھا ہی نہیں رکھی۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم لوگ مسلمان کہلانے پر خوش فہمی میں نہ رہیں بلکہ انہیں انتہائی انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہی اپنے فضل و کرم کے ساتھ ہماری عہد شکنیوں اور کوتاہیوں کو ختم فرمائے اور مومن بننے کی سعادت نصیب فرمائے اور ہماری جو ہوا چار دانگِ عالم میں اکھڑ چکی ہے پھر سے اسے مضبوطی کے ساتھ قائم کر دے۔ اللّٰھم آمین ثم آمین یا ربّ العالمین۔

احمدی بچوں کیلئے امامِ وقت کا ارشاد

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت کا ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں آپ ایک اٹھنی ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تمام اطفالِ احمدیت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک دوسرے سے بڑھ کر نیک نمونہ پیش کریں گے۔ اسی طرح والدین بھی اپنے بچوں کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں کسی سے پیچھے رہنے نہ دیں گے۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کرنیوالوں کے لیے ضروری ہدایات

جو احباب یا خواتین حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی جاری کردہ مبارک تحریک برائے وقفِ عارضی میں شمولیت کی سعادت پائیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ فارم وقفِ عارضی پُر کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدِنظر رکھیں:

۱- وقف عارضی پر جانے کی مجوزہ تاریخ سے کم از کم دو ہفتے پہلے فارم پُر ہو کر دفتر ہذا میں پہنچ جانا چاہیئے۔ تاہم فارم کئی ماہ قبل بھی پُر کر کے دیا جا سکتا ہے۔

۲- ہر فارم کے اوپر صدر جماعت یا مربی سلسلہ کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔

۳- فارم براہِ راست نظارت اصلاح وارشاد برائے وقف عارضی و تعلیم القرآن میں بھجوایا جائے۔

۴- وقف دو ہفتوں سے چھ ہفتوں تک کیا جا سکتا ہے۔ دو ہفتوں سے کم وقف قابل قبول نہ ہوگا۔

۵- وقف اپنی جماعت یا اپنی جائے رہائش میں رہتے ہوئے نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے مقام پر ہو اور عرصۂ وقف اُسی جماعت میں رہ کر گزارا جائے (خواتین اس سے مستثنیٰ ہیں وہ اپنے مقام پر اپنی جائے رہائش میں رہتے ہوئے وقف کر سکتی ہیں)

نظارت ہذا نے "وقف عارضی اور تعلیم القرآن کی اہمیت" کے عنوان سے ایک رسالہ طبع کروایا ہے جو خلافت ثالثہ میں جاری ہونیوالی ان پر دو تحریکات کے بارہ میں قیمتی ہدایات وارشادات پر مشتمل ہے۔ وقف عارضی پر جانے کا ارادہ رکھنے والے احباب اسے منگوا کر ضرور پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقفِ عارضی)

پکنک

جماعت احمدیہ سکھر کے زیرِ اہتمام ۶ ستمبر کو ایک پکنک کا انتظام کیا گیا جس میں انصار خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔ دعا کے بعد اور محترم امیر صاحب سے ہدایات لینے کے بعد شرکاءِ پکنک سائیکلوں پر سکھر سے تین میل دُور خیرپور نامی نہر کے کنارے ایک پُرفضا مقام پر پہنچے۔ سب سے پہلے سب شرکاء نہر میں نہائے۔ پھر چائے اور بسکٹوں سے سب کی تواضع کی گئی اس کے بعد بارہ بجے دوپہر تک اطفال و خدام نے دوڑوں اور چھلانگیں لگانے کے پروگرام میں حصہ لیا۔ اس کے بعد نصف گھنٹہ تک خدام و اطفال سے مختلف سور قرآنیہ اور نظمیں سُنی گئیں جس کے بعد کھانا کھایا گیا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد تلاوت و نظم اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ آخر میں محترم مربی صاحب سلسلہ نے تقریر فرمائی جس کے بعد شرکاءِ پکنک کو سوالات کا موقع دیا گیا جن کے جوابات محترم مربی صاحب نے دیئے۔ آخر میں چائے سے تواضع کی گئی اور پانچ بجے شام اجتماعی دعا کے بعد جو محترم امیر صاحب نے کرائی قافلہ سکھر کے لئے روانہ ہو گیا۔ شرکاءِ پکنک کی تعداد ۳۵ تھی۔

(حنیف احمد قریشی۔ سکھر)

سالانہ اجتماع اطفال پر ہونے والے

امتحان وظیفہ اطفال کا نصاب

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے وظیفہ کا امتحان لیا جائے گا جس کا نصاب حسب ذیل ہے۔

ترجمہ اذان و نماز۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں زبانی
اسلام کے بنیادی عقائد۔ خلفائے راشدین (دورِ اوّل و ثانی) کے نام و مختصر تعارف
صحابہؓ (دورِ اوّل و ثانی) کے نام و مختصر تعارف
حضرت اقدس کے پانچ الہامات، پانچ کتب کے نام اور ۱۵ اشعار زبانی
پانچ اسلامی ملک اور ان کے دارالحکومت،
مکہ، مدینہ، قادیان اور ربوہ کا مختصر تعارف۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

انصار اللہ اور تعلیم القرآن

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"انصار اللہ کو آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں ..... آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلے میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ کی نگاہ میں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد قرآن کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے۔

انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ مرکزیہ کو اس بات کی اطلاع دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۴)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

تربیتی اجلاس

۸ اگست ۸۱ء کو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد جو کہ ناظم انصار اللہ بھی ہیں مکرم مولوی حمید اللہ صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ گدو کی جماعت کے دورہ پر تشریف لائے۔ بعد از نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں انصار خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مکرم مولوی حمید اللہ صاحب نے تربیتی امور پر تقریر فرمائی اور نماز باجماعت پر خاص طور پر زور دیا اس کے بعد مکرم امیر صاحب قریشی عبدالرحمان صاحب نے تربیتی امور پر تقریر فرمائی۔ یہ اجلاس دعا کے بعد ختم ہو گیا۔

(مبشر احمد بٹ صدر جماعت احمدیہ گدو بیراج ضلع جیکب آباد (سندھ)

انعامات برائے طالبات فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۰ء میں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے امتحانوں میں جو طالبات ہر معیار کی اوّل دوم اور سوم قرار دی گئی تھیں ان کے انعامات نظارت اصلاح وارشاد سے مل گئے ہیں۔ یہ انعامات سالانہ اجتماع کے پہلے اجلاس کے اختتام پر تقسیم کئے جائیں گے۔ تمام طالبات ضرور حاضر ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

عہدیداران لجنات اماء اللہ

کیا آپ تک اپنے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد پہنچ گیا ہے۔:-

اگر نہیں تو سنئے آپ نے فرمایا ہے کہ سالانہ اجتماع پر ہر لجنہ اماء اللہ کی نمائندگی ضروری ہے۔ جلد سے جلد سالانہ اجتماع پر بھجوانے کے لئے نمائندوں کا انتخاب کریں اور اطلاع دیں کہ کس کس لجنہ سے کتنی نمائندگان اور کتنی ناصرات آ رہی ہیں۔ زائرات کے لئے ضروری ہے کہ ان کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق ہو۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- حج کی فلاسفی

مثمرہ منصۂ شہود پر نہیں آسکتے۔ اسلامی مسلمہ ترقی کے منازل اس وقت تک طے نہیں کر سکتی جب تک اس میں قربانی کی روح نہ ہو۔ قربانی جہاں جرأت اور شجاعت پیدا کرتی ہے وہاں ایثار نفسی، صبر و ضبط اور اطاعت نظام کا سبق دیتی ہے۔ قربانی کے ذریعہ قومی اور ملی مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے اور اس کے خوشکن تعمیری نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ قوم اور ملت کے مقاصد میں قربانی کی روح والہام اور عاشقانہ جذبہ پیدا کر کے محیر العقول انقلاب کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

الغرض فریضۂ حج تطہیر نفس اور محبت الٰہی کا بے پناہ جذبہ پیدا کرتا ہے یک جہتی، ہم آہنگی، عالمی اخوت اسلامیہ کا باعث ہے۔ رضائے ربانی کا حصول ہے۔ روحانی ترقی کے علاوہ انفرادی اور اجتماعی برکات کا حامل ہے اور مسلمانان عالم کی سیاسی، اقتصادی، اخلاقی اور تمدنی ترقی کا وسیلہ عظیم ہے اور ہر سال اس کورس کو دہرایا جاتا ہے۔ مشہور لبنانی مورخ ڈاکٹر حتی (۲۲/۳/۸۷) فریضہ حج کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی افادیت و حکمت کا یوں اظہار کرتا ہے۔

"وَقَدْ اَدْرَكَ الْاِسْلَامُ نَجَاحًا لَمْ يَتَّفِقْ لِدِيْنٍ اٰخَرَ مِنْ اَدْيَانِ الْعَالَمِ فِي الْقَضَاءِ عَلٰى فَوَارِقِ الْجِنْسِ وَاللَّوْنِ وَالْقَوْمِيَّةِ"

(تاریخ العرب صفحہ ۱۸۷)

یقیناً اسلام کو جملہ مذاہب عالم میں سے رنگ و نسل اور قومیت کے امتیازات پر کاری ضرب لگانے میں عظیم کامیابی و کامرانی ہوئی ہے۔

- - - - - - -

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کو دو مستعد اور محنتی ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا منظور شدہ گریڈ ——— ۵۰۸ - ۱۴/۳۴۰ - ۱۲ - ۲۸۰ ——— ہوگا۔

اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس ۷۵ روپے ماہانہ اور ڈرائیور الاؤنس ۱۰۰/- روپے ماہانہ اور طبی امداد مفت نیز کوارٹر کی سہولت بھی دی جا سکتی ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنے کوائف اور صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر ہسپتال میں آکر ملیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر)

موضع گرمولہ ورکاں میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۰ ستمبر کو بعد نماز مغرب موضع گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں گرمولہ ورکاں اور نوشہرہ ورکاں کی مجالس انصار اللہ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالقادر صاحب بھٹی ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ اور مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی ضلع نے تقاریر فرمائیں۔ اس اجتماع میں انصار، خدام اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کے علاوہ دوسرے دوست احباب بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر سلائیڈز بھی دکھائی گئیں جو بہت دلچسپی کے ساتھ دیکھی گئیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(زعیم مجلس انصار اللہ گرمولہ ورکاں)

کمزور بچے اکثر بیمار رہتے ہیں — توانا بچے اکثر صحت مند

بے بی ٹانک

(BABY TONIC)

- کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے
- بچوں کے اسہال قے اور بدہضمی کے لئے
- دانت نکالنے کے زمانہ کی تکالیف کے لئے
- موٹے پلپلے ڈھیلے ڈھالے کمزور ہڈیوں والے بچوں کے لئے۔
- رونے والے ضدی چڑچڑے بچوں کا مزاج ٹھیک کرنے کیلئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ۶/- لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور کراچی

ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

اعلان دار القضاء

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ - ۱۴، ریس کورس روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعات ۳۵/۳۶ دار النصر ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور محمد احمد خان صاحب کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ محمد انور صاحب ۲۔ اصغر یعقوب خان صاحب ۳۔ بشریٰ بیگم صاحبہ
۴۔ راشدہ محمود صاحبہ ۵۔ منصورہ یعقوب صاحبہ۔

استدعا ہے کہ قطعات ۳۵/۳۶ دار النصر ربوہ محمد احمد صاحب کے نام منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن چک ۲۱ سکرنڈ ضلع نواب شاہ بعمر ۵۷ سال مورخہ ۲۱/۹/۸۱ بروز سوموار بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ ۲۲/۹/۸۱ کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے مسجد مبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم چوہدری فضل قادر صاحب انٹوال ریٹائرڈ صوبیدار نے قبر پر دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت پرہیزگار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ اور مکرم چوہدری نواب دین صاحب مرحوم آف کلو سوہل کی بڑی صاحبزادی تھیں جو اپنے گاؤں کے سب سے پہلے احمدی تھے۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے درخواست دعا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری احمد علی کلو سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت سکرنڈ ضلع نواب شاہ)

درخواست دعا

• میری نند عالیہ مبارکہ کراچی میں پانچ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ بیماری کی ابھی تک صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفا دے کر زندگی میں برکت دے۔ آمین

(اہلیہ نصیر احمد طارق اسلام آباد)

• مکرم سید محمد یونس صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا میو ہسپتال لاہور میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن تو کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی ضرورت ہے۔

(سید عابد حسین شاہ دار العلوم شرقی ربوہ)

• خاکسار کی چھوٹی بچی بعمر چھ ماہ کافی عرصہ سے بہت بیمار ہے اور کمزوری بھی بہت ہو چکی ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(نذر محمد ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ سندھ)

• خاکسار کا لڑکا جو بسلسلہ ملازمت ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور ہر طرح اس کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(خواجہ محمد اسماعیل۔ کراچی)

خاکسار کا نواسہ (ابن ملک نصر الدین صاحب) کچھ بیمار رہا۔ اس کے بعد صحت یاب ہو گیا۔ چند یوم سے تکلیف دوبارہ شروع ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ عبدالرحمان ۳۴/۷ دار الرحمت وسطی ربوہ)

ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا میرا بیٹا عزیز مقبول احمد بیمار چلا آ رہا ہے۔ پہلے صرف پیٹ میں درد کی شکایت اور ساتھ حرارت ہو جاتی تھی لیکن تین چار دنوں سے بائیں گھٹنے میں بھی درد شروع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بچہ چلنے پھرنے میں دقت محسوس کرتا ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے

(میر غلام احمد نسیم۔ استاد جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے ارشادات

"چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور محبت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔" (الحکم)

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ

جیسا کہ قبل ازیں بذریعہ الفضل متعدد بار لجنات کو ہدایت دی گئی ہے کہ تمام لجنات اپنی اپنی سالانہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں ۱۰ر اکتوبر تک دفتر میں پہنچا دیں اب دوبارہ بذریعہ اعلان ہذا آپ کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ رپورٹ کی دو کاپیاں بھجوائیں۔ بعض لجنات کی طرف سے صرف ایک کاپی مل رہی ہے۔ دو کاپیاں بھجوانی ضروری ہیں۔ نیز ۱۰ر اکتوبر کے بعد ملنے والی رپورٹوں کو پوزیشن میں شامل نہیں کیا جائیگا اور نہ ہی لیٹ بھجوانے پر کوئی عذر قابل قبول ہوگا کیونکہ ۱۰ر اکتوبر تک رزلٹ تیار کر لیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ میں نماز عید الاضحیہ کا وقت

ربوہ میں نماز عید الاضحیہ مسجد اقصیٰ میں ادا کی جائیگی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا وقت ساڑھے آٹھ بجے صبح مقرر فرمایا ہے۔ خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

حکومت پنجاب سے منظور شدہ

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے ۴ فرلانگ مغرب کی جانب ربوہ میں اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم

- مسجد
- اسکول، رہائشی / کمرشل پلاٹ
- ڈسپنسری
- بنک
- کمرشل سنٹر
- محلہ شالیمار
- پارک ۳

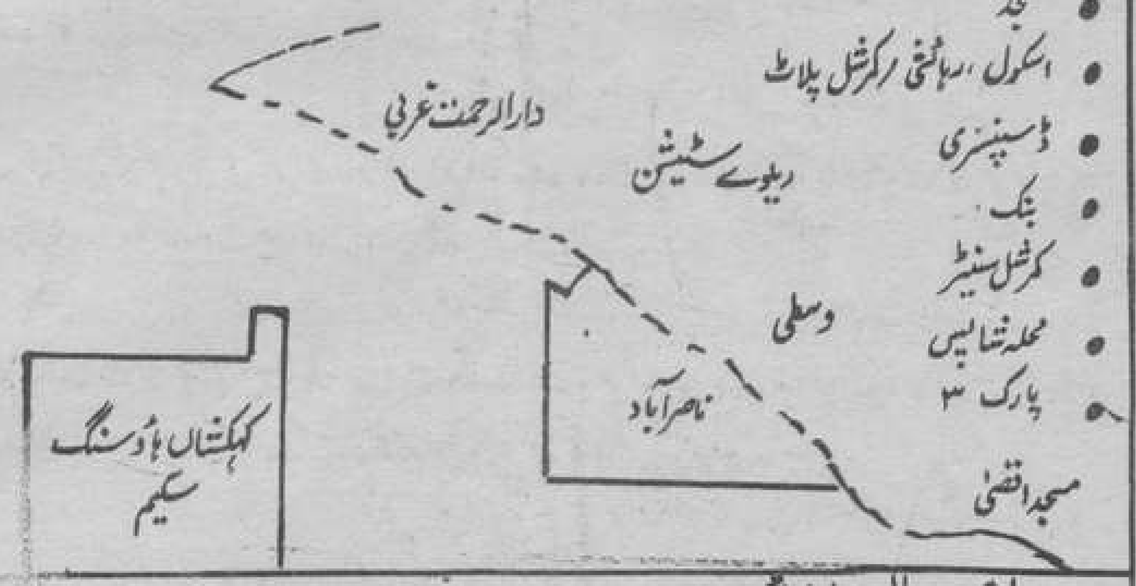

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیویلپمنٹ شروع ہو رہی ہے جس میں پختہ سڑکوں اور نالیوں کی تعمیر شامل ہے۔ ۴۰-۳۰-۲۵ فٹ کی مکمل سڑکیں۔ مجوزہ پلان کمیٹی حدود میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے۔ اپنی پسند کے مطابق ۳-۵-۷-۱۰-۲۰ مرلہ کے گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز پلاٹس حاصل کریں۔ ——— مزید معلومات کے لیے ———

العارف اسٹیٹس ڈیویلپرز گولبازار ربوہ

فون آفس ۴۹۸ ——— فون رہائش ۴۷۸

۲۴واں سالانہ اجتماع انصار اللہ

سو فیصد حاضری لازمی ہے

خدا تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰-۳۱ر اخاء / اکتوبر و یکم نبوت / نومبر ۱۳۶۰ھش / ۱۹۸۱ء کو مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جلسہ سالانہ کے میدان میں اپنی تمام تر پاکیزہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۸ر ستمبر ۸۱ء میں تمام مجالس انصار اللہ کی اس اجتماع میں شرکت حاضری / نمائندگی کو لازمی قرار فرمایا ہے۔ لہذا حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں تمام زعماء و ناظمین اضلاع فوری طور پر مجلس سے براہ راست رابطہ قائم کر کے نمائندگان کے نام فوری طور پر دفتر مرکزیہ کو بھجوانے کا اہتمام کریں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

اجلاس سب کمیٹی شوریٰ

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ

مورخہ ۵ر اکتوبر ۸۱ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس دارالضیافت ربوہ میں منعقد ہوگا۔ براہ کرام تمام ممبران کرام وقت مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔ فرداً فرداً بھی ممبران کو اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔

(سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

لانگ و شارٹ کورسز کیلئے داخلہ شروع ہے

الیکٹریشن — ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ

کورس لیول	مدت	کم از کم تعلیمی معیار
شارٹ کورس (کریش پروگرام)	چھ-چھ ماہ	انڈر میٹرک، میٹرک
لانگ کورس (ووکیشنل)	ایک ایک سال	میٹرک پاس

نوٹ:- پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن خود ہی امتحان لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

کلاسز (۱۲) اکتوبر ۱۹۸۱ء سے شروع ہوں گی۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دارالرحمت شرقی ب ربوہ

منظور شدہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن فون ۵۹۲

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴